۷۷اواں باب

# یہود سے آخری خطاب

## ۹۴: سُوۡرَۃُ الۡجُمُعَۃ [۶۲- ۲۸: قد سمع اللّٰہ]

نزولی ترتیب پر ۱۲۰ اویں تنزیل، ۲۸ ویں پارے میں سورۃ نمبر ۶۲

وہ نبیؐ جب مبعوث ہو گیا اور یہود نے توراۃ کے ذریعے اُس کو پہچان لیا تو نہ صرف یہ کہ انکار کرنے میں پہل کی بلکہ قریش کو اُس کے خلاف علمی موشگافیاں سکھانے لگ گئے۔ یثرب کے مشرک باسیوں نے اِن یہود کی زبانی اس نبیؐ کا بڑا چرچا سنا تھا اور توحید و آخرت کی باتیں بھی۔ وہ نبیؐ جس کی آمد سے وہ یثرب کے مشرک باسیوں کو ڈراتے اور توحید و آخرت ، وحی الٰہی اور توراۃ پر ایمان رکھنے کی بنا پر اتراتے تھے جب آ گیا اور توحید و آخرت کا سبق دینے لگا تو اوس و خزرج نے ذہن میں بٹھائی انھی کی باتوں کی بنا پر اُس پر ایمان لانے میں پہل کر لی تو اِن کے گھروں میں جزدانوں میں لپٹی توراۃ سے اُنھیں اُتنا ہی فائدہ ہوا جتنا اُس گدھے کو ہوتا تھا جس پر علماء اپنا رعب قایم کرنے کے لیے توراۃ اور اُس کی کتبِ تفاسیر لاد کر مناظرے کرنے اور وعظ کرنے آتے تھے۔

باب ۱۷۷

# یہود سے آخری خطاب

## ۹۴: سُوْرَۃُ الْجُمُعَۃ آیات ۱ تا ۸

ہجرت کے پہلے برس جب دوران خطبہ لوگ تجارتی قافلے کی آمد کا شور سُننے پر مسجد سے نکل کر اُسے دیکھنے چلے گئے تھے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے کچھ آیات نازل کیں جو سُوْرَۃُ الْجُمُعَۃ کے دوسرے رکوع میں درج ہیں۔ [دیکھیے جلد ہشتم باب #۱۱۷، صفحہ ۱۱۱۱تا۱۱۱۳] دو(۲) رکوعات پر مشتمل اِس مختصر سورت کا پہلا رکوع کم و بیش چھ برس بعد ۷ھ میں صلح حدیبیہ کے بعد نازل ہوا۔ حدیبیہ میں کیے گئے معاہدے سے مسلمانوں کو قریش کی جانب سے کسی بھی حملے کے خطرے سے دس برس کے لیے نجات مل گئی تھی۔ اب ضروری تھا کہ گزشتہ برس افواج (احزاب) کو مدینہ پر چڑھا لانے والے اور ہر دم عرب قبائل کو مسلمانوں کے خلاف جنگ پر آمادہ کرنے والے فتنہ گروں کی سرکوبی کی جائے۔ جب رسول اللہ ﷺ کی قیادت میں اہلِ ایمان خیبر اور شمالی حجاز کی تمام یہودی بستیاں وادی القریٰ، فَدَک، تَیما، تبوک وغیرہ کی جانب بڑھے تو اُس موقع سے ذرا قبل سُوْرَۃُ الْجُمُعَۃ کا یہ پہلا رکوع نازل ہوا۔

اس حملے کے نتیجے میں یہود کی مذکورہ تمام بستیوں نے مدینہ کی مسلم ریاست کی فرماں بردار بن کر اور باج گزار بن کر رہنا قبول کر لیا تھا۔ یہود کے مدینہ میں تین قبائل آباد تھے۔ تینوں ایک دوسرے سے بے پرواہ تھے مگر اسلام دشمنی اُن کا مشترکہ مشن تھا۔ ایک دوسرے کی مصیبت پر جشن منانا، دوسرے کو کم تر اور حقیر جاننے کے ساتھ دوسرے کی مصیبت کے وقت اُس کی مدد نہ کرنا اُن کا عام چلن تھا۔ بدر کے میدان میں اُن کی توقعات کے برخلاف مسلمانوں کو جو عظیم فیصلہ کن برتری حاصل ہوئی اُس سے جل کر تینوں قبائل نے مسلمانوں کو طعنے دینا شروع کیے اور جانا کہ مشرکین مکہ اس "فتنے" کا سدِّ باب نہیں کر سکیں گے جیسا کہ ہم نے سوچا ہے، ہمیں خود مسلمانوں سے نبٹنا چاہیے۔ اس سوچ کے تحت بنو قینقاع نے ایک نوع کی بغاوت کا روّیہ اختیار کیا جو مملکت مدینہ کے اعلامیہ کی کھلی خلاف ورزی تھی [تفصیلات کے لیے دیکھیے جلد نہم باب #۱۴۰: بنو قینقاع کی شہر بدری صفحات ۳۴۵تا۳۵۲] چناں چہ اُن کو جلاوطن کر دیا گیا۔

اسی طرح اگلے برس بنو نضیر نے سوچا کہ محمد (ﷺ) کو قتل کر دینا چاہیے، سازش کی، رنگے ہاتھوں پکڑے گئے

اور انجامِ کار مسلمانوں کے ہاتھوں وہ بھی جلاوطن ہو گئے اور خیبر میں جا کر بس گئے۔ وہاں سے وہ ۵ ہجری میں کوشش کر کے سارے عرب کو مدینہ پر حملہ کے لیے چڑھا لائے اور اپنے ساتھ بنو قریظہ کو غدّاری پر آمادہ کر لیا، جس کے نتیجے میں بنو قریظہ کے تمام قابل جنگ مردوں کو سزائے موت دے دی گئی۔ اب خیبر اِن کی شرارتوں کا مرکز تھا اور وہ سارے عرب کے قبائل کو اسلام کے خلاف بھڑکا رہے تھے۔ حدیبیہ میں قریش کے ساتھ دس سالہ جنگ بندی کے معاہدے نے مسلمانوں کو خیبر سے نبٹنے کا موقع عطا کیا اور تھوڑی سی کوشش اور محاصرے سے وہ شکست کھا گئے۔ یہ وہ موقع تھا جب یہ سورت نازل ہوئی

یہ رکوع اس وقت نازل ہوا جب یہودیوں کی اسلام کے اور محمد ﷺ کے خلاف تمام کوششیں ناکام ہو چکی تھیں جو وہ پندرہ، سولہ برس سے کر رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی مدینہ آمد سے قبل وہ قریش کو پٹیاں پڑھاتے رہے کہ یہ سچا پیغمبر نہیں ہے، اُنھیں ایسے اعتراضات اور سوالات سکھاتے اور سجھاتے رہے کہ اگر نبی ﷺ سچے نبی ہوتے تو حکومت سازی اور سیاست میں کیوں آتے؟ بس اپنی دعوت و تبلیغ میں لگے رہتے، اس حد تک نہ جاتے کہ اپنا شہر چھوڑ کے اُن کے شہر، یثرب میں بادشاہوں کی مانند فقید المثال استقبال کے ساتھ سربراہ مملکت بن کر آتے اور ہمارے سروں پر مسلط ہو کر مقامی لوگوں کی قیادت کا حق یہ مہاجرین مار لیتے۔ (نعوذ و باللہ)

رسول اللہ ﷺ نے ہر طرح، جیسا کہ ایک پہلے سے توحید و آخرت کی قائل اور حامل کتاب گروہ کو سمجھایا جا سکتا تھا، یہود کو سمجھایا۔ اُن کے کردار کو سمجھنے اور بچشمِ سر دیکھنے کے لیے موجودہ دور کے آخرت سے غافل، دنیا پرست مسلمان حکمرانوں، نام نہاد روشن خیال دانش وروں اور دینار و درہم کی بندگی میں گرفتار فرقہ پرست شیوخِ مدارس کو دیکھا جا سکتا ہے جو قرآن حکیم سے کوئی رہ نمائی حاصل نہیں کرنا چاہتے۔ موجودہ دور کے اِس قبیل کے مسلمان جو ہر آنے والے دن کے ساتھ دینِ حق سے دور ہوتے جاتے ہیں، اُس دور کے یہود کے کردار کو سمجھنے کے لیے بڑی ہی صادق آنے والی تمثیل ہیں، گوہ کے بل میں گھسے بیٹھے ہیں۔

یہودِ مدینہ کے وہم و گمان میں بھی یہ نہیں تھا کہ، وہ جس آخری نبیؑ کے منتظر ہیں وہ کہیں اور سے نہیں بلکہ بنو اسمٰعیل (قریش) کے درمیان سے آئے گا، جنھیں وہ حقارت سے بے پڑھے لکھے اور جاہل کہتے تھے۔ اُن کے زعمِ باطل نے اُنھیں یہ باور کرایا تھا کہ اسرائیلؑ کے اہلِ بیت سے باہر کوئی ہدایت ہی نہیں چاہے اہلِ بیت اللہ اور اُس رسولؑ اور اُس کی کتاب سے کتنی ہی بغاوت کریں اور کتنی ہی دوری کیوں نہ اختیار کر لیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا
فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ الۡمَلِکِ الۡقُدُّوۡسِ
الۡعَزِیۡزِ الۡحَکِیۡمِ ① ہُوَ الَّذِیۡ بَعَثَ فِی
الۡاُمِّیّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡہُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتِہٖ وَ
یُزَکِّیۡہِمۡ وَ یُعَلِّمُہُمُ الۡکِتٰبَ وَ الۡحِکۡمَۃَ ٭ وَ
اِنۡ کَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ② وَّ
اٰخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِہِمۡ ؕ وَ ہُوَ
الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ③ ذٰلِکَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ
مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰہُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡمِ ④
مَثَلُ الَّذِیۡنَ حُمِّلُوا التَّوۡرٰىۃَ ثُمَّ لَمۡ
یَحۡمِلُوۡہَا کَمَثَلِ الۡحِمَارِ یَحۡمِلُ اَسۡفَارًا ؕ
بِئۡسَ مَثَلُ الۡقَوۡمِ الَّذِیۡنَ کَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِ
اللّٰہِ ؕ وَ اللّٰہُ لَا یَہۡدِی الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَ ⑤
قُلۡ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ ہَادُوۡۤا اِنۡ زَعَمۡتُمۡ اَنَّکُمۡ
اَوۡلِیَآءُ لِلّٰہِ مِنۡ دُوۡنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الۡمَوۡتَ
اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ⑥ وَ لَا یَتَمَنَّوۡنَہٗۤ
اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتۡ اَیۡدِیۡہِمۡ ؕ وَ اللّٰہُ
عَلِیۡمٌۢ بِالظّٰلِمِیۡنَ ⑦

زمین اور آسمانوں کی ہر چیز اللہ کی پاکی کا اعلان کر رہی ہے جو نہایت پاک، غالب وزبردست، حکیم بادشاہ ہے۔ وہی ہے جس نے "اُمّیوں" کے درمیان اُنھی میں سے ایک رسول اُٹھایا، جو انھیں اس کی آیات سناتا ہے اور اُن کا تزکیہ کرتا ہے، اور انھیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں تھے۔ اور (دولتِ ایمان کا یہ فیض) انھی میں سے دوسرے لوگوں کے لیے بھی ہے جو ابھی تک شامل نہیں ہو پائے ہیں۔ اللہ غالب و مقتدر اور حکیم ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے، جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔ اور وہ بڑا فضل فرمانے والا ہے۔ اِن یہود لوگوں کا معاملہ تو یہ ہے کہ انھیں توراۃ کا حامل بنایا گیا تھا پھر انھوں نے اس بوجھ کو نہ اٹھایا، اِن کی مثال اُس گدھے کی سی ہے جو کتابوں کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہو ایسی قوم کی مثال تو اس سے بھی زیادہ بری ہے جنہوں نے اللہ کی آیات جھٹلا دیا ہے۔ اللہ ایسی ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔ ان سے کہیے کہ اے لوگو! جو 'یہودی' بن گئے ہو کہ اگر تمھیں یہ زعم ہے کہ دنیا کے سارے انسانوں کو چھوڑ کر بس تم ہی اللہ کے محبوب ہو تو موت کی تمنا کرو، اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو! ۔ لیکن یہ لوگ اپنے ہاتھوں انجام دی گئی بد اعمالیوں کے سبب تا ابد اس کی تمنا نہ کریں گے اور اللہ ان ظالموں کو خوب پہچانتا ہے

[اس سورہ کا مطالعہ کرتے ہوئے یہ پیش نظر رہے کہ بنیادی مخاطبین مدینے سے نکالے جانے اور خیبر میں شکست تسلیم کرنے والے یہود ہیں] زمین اور آسمانوں اور تمام جانی اور اَنجانی وسعتوں پر مشتمل کائنات کی ہر چیز اللہ کی کبریائی اور اُلوہیت کے باب میں انسانوں کی وضع کردہ ہر نوع کی شرکیہ تُہمتوں سے اللہ کی پاکی کا اعلان کر رہی ہے جو نہایت پاک، ساری کائنات پر غالب و زبردست ، حکیم (انتہائی دانش کا حامل ہے پس ہر کام ایک حکمت اور منصوبے سے مطلوبہ نتائج حاصل کرنے کے لیے کرنے والا ہے) بادشاہ ہے۔ وہی ہے جس نے اے قومِ یہود تمھاری نظروں میں مکتبی تعلیم سے ناآشنا ناخواندہ حقیر اُمّیوں کی قوم لوگوں کے درمیان اُنھی کی کمیونٹی اور برادری میں سے ایک فرد کو اپنے رسولؐ کے طور پر اُٹھایا، جو انھیں اس کی باتوں، نصیحتوں اور احکامات پر مبنی آیات سناتا ہے اور اِن آیات پر لبیک کہہ کر اُس کے گروہ میں شامل ہو جانے والے خوش نصیبوں کی دنیا میں ایک امن و سلامتی والی اور آخرت میں حقیقی کامیابی والی زندگی کے لیے اُن کی تربیت و تزکیہ کا اہتمام کرتا ہے، اور انھیں اللہ کی نازل کردہ کتاب ہدایت اور اُس پر عملدرآمد کے رموز و حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ حالاں کہ اس رسول کی آمد سے پہلے وہ اپنے عقائد و نظریات اور تہذیب و تمدن کے باب میں کھلی گمراہی میں مگن تھے۔ اور اِس رسولؐ کی دعوت و تربیت کا فیض رسول کی برادری کے انھی "اُمّیوں" میں سے بہت سارے دوسرے لوگوں کے لیے بھی مقدر ہے جو ابھی تک دعوت پر لبیک کہہ کر اہلِ ایمان کے گروہ میں شامل نہیں ہو پائے ہیں [5]۔ اللہ غالب و مقتدر اور حکیم ہے۔ توفیق ایمان ہو یا کسی قوم یا گروہ میں نبی کو مبعوث کرنے کا معاملہ، یہ اللہ کا فضل ہے، جس کو چاہتا ہے دیتا ہے یہود کو اس پر معترض ہونے یا حسد کرنے کا کوئی حق نہیں ہے، اور وہ بڑا فضل فرمانے والا ہے۔ اِن یہود لوگوں کا معاملہ تو یہ ہے کہ انھیں توراۃ کا حامل بنایا گیا تھا پھر انھوں نے اس ذمے داری کے بوجھ کو اپنے درمیان نافذ کرنے اور دنیا تک پہنچانے کے لیے نہ اٹھایا حد یہ ہے کہ توحید و آخرت کی طرف دعوت دینے والے نبیؐ موعود کو جسے یہ پہچانتے ہیں جھٹلا دیا، اِن کی مثال اُس گدھے کی سی ہے جو کتابوں کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہو اور نہ جانتا ہو اِن کتابوں میں کیا لکھا ہے! بلکہ ایسی قوم کی مثال تو اس سے بھی زیادہ بری ہے جنھوں نے اللہ کی آیات جھٹلا دیا ہے۔ اللہ ایسی ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔ ان سے کہیے کہ اے لوگو! جو 'یہودی' بن گئے ہو کہ اگر تمھیں یہ زعم ہے کہ دنیا کے سارے انسانوں کو چھوڑ کر بس تم ہی اللہ کے محبوب ہو تو موت کی تمنا کرو، اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو! لیکن اِن آخرت فراموش اور دنیا پرست لوگوں کا جانتے بوجھتے اپنے ہاتھوں انجام دی گئی بداعمالیاں کے سبب ایسا ذہنی سانچہ بن گیا ہے کہ تاابد اس کی تمنا نہ کریں گے اور اللہ ان ظالموں کو خوب پہچانتا ہے۔

| | |
|---|---|
| قُلۡ اِنَّ الۡمَوۡتَ الَّذِیۡ تَفِرُّوۡنَ مِنۡهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیۡكُمۡ ثُمَّ تُرَدُّوۡنَ اِلٰى عٰلِمِ الۡغَیۡبِ وَ الشَّهَادَةِ فَیُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ۝۸ | ان کو بتاؤ کہ جس موت سے تم بھاگ رہے ہو اُس سے تمھاری ملاقات تو ہو کر رہنی ہے پھر تم اُس کے سامنے کھڑے کیے جاؤ گے جو پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والا ہے۔ پھر وہ تمھیں آگاہ کر دے گا کہ تم کیا کچھ کرتے رہے ہو۔ |

ان کو بتاؤ کہ جس موت سے تم گریزاں ہو اور بھاگ رہے ہو، اُس سے تمھاری ملاقات تو ہو کر رہنی ہے پھر تم اُس حقیقی بادشاہ کے سامنے کھڑے کیے جاؤ گے جو دلوں میں پوشیدہ نیتوں اور ظاہر میں کیے جانے والے سارے اعمال کو جاننے والا ہے۔ پھر وہ تمھیں آگاہ کر دے گا کہ تم ساری زندگی کیا کچھ لایعنی، فضول اور گناہ کے کام کرتے رہے۔ ع

سورۃ کے پہلے رکوع کے مطالعے سے یہ تین باتیں بالکل صاف سامنے آ گئیں کہ:

- تمھاری ہٹ دھرمی اور بغاوت کی بنا پر اللہ نے رسالت و امامت تم سے چھین لی اور اپنا نبیؐ اُن لوگوں کے درمیان بھیج دیا جن کو تم اَن پڑھ یعنی اُمی جانتے ہو: هُوَ الَّذِیۡ بَعَثَ فِی الۡاُمِّیّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ ...... تبدیلی قبلہ اور خاتم النبیین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے ماننے والوں کو تا قیامت ہدایت اور کتاب کا علم بردار بنانے کا اعلان ہجرت کے پہلے برس میں سورہ بقرہ میں کیا جا چکا تھا۔ اب یہ نبیؐ تلاوتِ آیات، تزکیہ نفوس اور تعلیم کتاب و حکمت پر مامور ہے۔.... یَتۡلُوۡا عَلَیۡهِمۡ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیۡهِمۡ وَ یُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَ الۡحِكۡمَةَ ...... یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے۔ اس کے فضل پر تمہارا اجارہ نہیں، تمھارے سوچنے کی بات یہ ہے کہ اس نبیؐ پر ایمان لا کر اپنی دنیا اور آخرت سنوار لو۔
- تم کو توراۃ کا حامل بنایا گیا تھا، مگر تم نے اس کی ذمہ داری نہ سمجھی، نہ ادا کی۔ مَثَلُ الَّذِیۡنَ حُمِّلُوا التَّوۡرٰىةَ ثُمَّ لَمۡ یَحۡمِلُوۡهَا كَمَثَلِ الۡحِمَارِ یَحۡمِلُ اَسۡفَارًا ..... تمہارا حال اس گدھے کا سا ہے جس کی پیٹھ پر کتابیں لدی ہوئی ہوں اور اسے کچھ نہیں معلوم کہ وہ کس چیز کا بار اٹھائے ہوئے ہے۔ یہ ایک بات تھی جو اُس وقت یہود کے علماء سے کہی گئی تھی آج مسلمانوں کے علماء کے سامنے یہ آیہ مبارکہ دعوتِ غور و فکر دے رہی ہے!
- یہود کی دنیا پرستی اور اللہ سے ملاقات سے بے پرواہی، اُن کی ساری خرابیوں کی جڑ ہے۔ اگر وہ اللہ سے محبت رکھتے ہیں تو کیا وہ شہادت کی موت کی تمنا کر سکتے ہیں، چیلنج کیا گیا: فَتَمَنَّوُا الۡمَوۡتَ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ۔

☆☆☆☆☆